بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چیچنیا میں روس سے مکمل آزادی کی تحریک کے عظیم لیڈر، جمہوریہ چیچن کے منتخب صدر جناب جوہر دودائیف کو شہید کر دیا گیا ہے [انا للہ وانا الیہ راجعون]۔ چیچن رہنما کی شہادت چیچن تحریک آزادی اور رشین فیڈریشن کی دیگر مسلم قومیتوں کے مستقبل پر کیا اثرات مرتّب کرے گی؟ یہ ایک مستقل موضوع ہے، جس کا آئندہ کسی شمارے میں تفصیلی جائزہ لیا جائے گا۔ یہ بات بہرحال شک سے بالاتر ہے کہ صدر یلسن - جون کے صدارتی انتخاب کے تناظر میں - اپنی عوامی مقبولیت بڑھانے کے سلسلے میں چیچن رہنما کی شہادت سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ صدر یلسن اور کریملن میں ان کے دیگر ساتھی شاید یہ توقع کر رہے ہوں گے کہ "آزادی کے بخار میں مبتلا، متعصّب اور جنونی" دودائیف کی ہلاکت کے بعد چیچن تحریک آزادی کا کاروان انتشار، تفرقہ اور مایوسی کا شکار ہو جائے گا۔ اور نتیجتاً ماسکو کے لیے "demoralised علیحدگی پسندوں" سے معاملہ کرنا آسان ہو جائے گا۔ چنانچہ جلد از جلد تنازعہ کا "حسبِ خواہش حل" دریافت کر لیا جائے گا۔ اور یوں چیچن مجاہدین کو قربانی کا بکرا بنا کر صدر یلسن کے بطور صدر دوسری بار انتخاب کے امکانات کو بڑھایا جا سکے گا۔

کریملن کے حکمرانوں کی ان توقّعات کا بہرحال حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ چیچن قوم کا ہر فرد روسیوں سے مکمّل آزادی کے لیے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے عزم کی تصویر بنا ہوا ہے۔ چیچن تحریک آزادی کو ختم کرنے سے قبل کریملن کے حکمرانوں کو چیچنیا کے لاتعداد دودائیفوں، لاتعداد باسائیفوں اور لاتعداد "جنونیوں" کو - ظلم و بربریّت کے تاہنوز غیر متعارف پیمانے استعمال کرتے ہوئے - صفحۂ ہستی سے مٹانا ہوگا۔ چیچن عوام کی ماسکو سے نفرت اس مقام پر پہنچ چکی ہے جہاں بحیثیت قوم اپنی بقاء کے لیے ماسکو سے مکمّل آزادی کے علاوہ انہیں کوئی متبادل نظر نہیں آرہا ہے۔ اور یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس میں مبتلا کسی بھی قوم کو صفحۂ ہستی سے نابود تو کیا جا سکتا ہے مگر غلامی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے۔